جدیدیت اور ملا" میں مرحوم کا تجزیہ احوال دیکھیں۔ "انار کلی کے دیوانے" جیسی تحریر کی فضا میں داخل ہوں "پروفیو موکیلر اسکینڈل" کے واقعہ اور اس سے اخذ کردہ نتائج پر توجہ کریں' اسی طرح بقیہ مضامین کو بھی جانچیں۔ اندازہ کریں کہ کتنا سچا آدمی تھا وہ ! کتنا مضطرب اور سوزش پنہاں کا امین ! کتنے وسیع تناظر میں وہ ماضی و حال کو آمنے سامنے لا کر دکھاتا۔

ساری تحریر کا مقصد انسانیت اور اس کی ان قدروں کی تلاش اور ان کا احیا ہے' جن کے مجموعے کا نام اسلام ہے۔

اپنے جی کو جلا جلا کر' معیشت کے صحرائے بے آب میں سے گزرنے والا' سحر کو بچوں کو سوتا چھوڑ کر گھر سے لاہور کے لیے نکلنے اور رات کو ان کے سو جانے کے بعد گھر پہنچنے والا وہ صاحب فکر و قلم' ان مقالات میں آپ کو اپنی شان فقر اور خوئے محنت کے ساتھ دکھائی دینے لگے گا۔

Kashmir Bleeds: مدیران: سید نورالحسنین رافعی (ریٹائرڈ) آئی' ایف' ایس و عبدالکبیر کاری پاک (ریٹائرڈ) آئی' ایف' ایس۔ مرتب: دی ہیومن رائٹس کمیشن' سرینگر۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز' بلاک ۱۹۔ مرکز F/7 اسلام آباد۔ صفحات ۲۲۴۔ نیوز پرنٹ پر خوبصورت انگریزی ٹائپ۔ مع تصاویر' اچھی جلد بندی۔ عنوان ڈیزائن دار۔ قیمت ۱۲۰ روپے۔

انگریزی کی اس کتاب کی بڑی اہمیت ہے۔ اہل کشمیر اپنے مسلمہ حق خودارادیت کے لیے تقسیم کے بعد سے مسلسل بھارتی استبداد کی چکی میں پستے رہے ہیں۔ مگر آج کی صورت حال مختصر لفظوں میں یہ ہے کہ درندوں کے گلے' تباہ کن اسلحہ اور تیز رفتار گاڑیوں کے ساتھ' بڑی تعداد میں اہل کشمیر کے خلاف اس طرح ٹوٹ پڑے ہیں کہ وہ کسی کشمیری کو زندہ رہنے کا موقع نہیں دینا چاہتے۔ بے وجہ چلتے یا کھڑے جوانوں اور بچوں کو مار دینا' گھروں کو جلانا' انسانوں کو زندہ حوالہ آتش کرنا' خواتین کو بہیمیت کے آخری گندے سلوک کا نشانہ بنانا' مجاہدین کو گولیوں کا نشانہ بنانے کے علاوہ ان کی مسلسل گرفتاریاں کر کے مختلف کیمپوں اور جیلوں میں فورتھ ڈگری کی اذیتوں سے دوچار کرنا' اعضا اور ہڈیاں توڑ دینا' انھیں غذاؤں اور صابن وغیرہ کے ذریعے مختلف بیماریوں کا شکار بنانا' بعض کو جنسی اعضا سے محروم کر دینا' بجلی کے جھٹکے جسم کے نازک حصوں پر' برف پر لٹانا' سخت سردی میں ایک ایک سوراخ دار گندے کمبل میں راتیں گزروانا' کشمیر ہائی کورٹ کے فیصلوں کی ذرا بھر پروا نہ کرنا' پھل دار درختوں کی تباہی' فصلوں کی بربادی' قحط کی حالت مسلط کر دینا اور اس سے بھی بدتر تفاصیل اگر کوئی جا کر دیکھے تو شاید وہ کئی دن تک کھانا نہ کھا سکے' بلکہ اپنی زندگی

کو زندگی رائیگاں سمجھے۔ آفرین ہے ان مسلمان زادوں پر جو جنگ بندی لکیر کے اس پار شرابیں پیتے‘ زنا کرتے‘ ثقافتی مجالس میں عورتوں کو نچواتے‘ ٹیلی ویژن پر جنسیت کی بہاریں دیکھتے اور دکھاتے‘ ہوٹلوں میں شاندار قسم کی ضیافتیں اڑاتے‘ ڈاکے ڈالتے‘ گاڑیوں اور بسوں پر حملے کرتے‘ تخریب کاری کے لیے بموں سے تباہی لاتے ہیں اور اس کے بعد کشمیر کے لیے نعرے لگتے ہیں‘ کشمیر کے لیے جلسے ہوتے ہیں‘ جلوس نکالے جاتے ہیں‘ ان سے یک جہتی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ایک شخص زخموں سے چور چور تڑپ رہا ہے اس کے ساتھ پلاؤ کباب کھا کر کیا یک جہتی دکھائی جا سکتی ہے۔

اس کتاب میں نہایت عجیب قسم کا مواد جمع ہے۔ کشمیریوں کے حق خود اختیاری پر انڈیا کے منوسانی کا مضمون‘ سرزمین کشمیر کے حقائق از اشوک مہتہ‘ انوراوحلوت کا بغاوت‘ آنسوؤں بھری وادیٔ کشمیر از اندر جیت بدھوار‘ زبردستی کا چھاپہ مار از عائشہ کاگل (ایک نوجوان اخبار لینے گیا اور گولی کا نشانہ بنادیا گیا)۔ کتاب کے مندرجات تو کیا‘ اگر صرف عنوانات کی فہرست ہی دی جائے تو بڑی جگہ چاہیے۔ مختصر یہ کہ نہایت دردناک عنوانات کے تحت خود بھارتی ہندو صحافیوں اور دانشوروں اور دوسرے اہم لوگوں کے قلم سے ایسی خوفناک اور شرمناک تفاصیل سامنے آتی ہیں کہ زندگی کا سارا کیف ختم ہو جاتا ہے۔ پھر خود مسلمانان کشمیر کے بھی دلوں کے زخم سامنے آتے ہیں۔

آخر میں ڈاکٹر غلام نبی فائی کا وہ محضر نامہ ہے جو امریکی بار ایسوسی ایشن کی بین الاقوامی حقوق انسانی کی کمیٹی کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس رپورٹ میں کشمیر کے دردناک حقائق کو بیشتر غیر جانبدار لوگوں کی رپورٹوں کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے۔

کتاب میں یہ بھی مذکور ہے کہ کینڈا کی ٹورسٹ مسز لارا جین کو کشمیر کی حفاظتی سپاہ نے ہاؤس بوٹ سے اغوا کرلیا اور جھیل ڈل کے قریب کی پہاڑیوں میں اس کی نسائیت کی بد ترین توہین کی۔

لیکن آفرین ہے انسانی حقوق کے بڑے بڑے عالمی ٹھیکے داروں کو کہ جنھوں نے رسمی طور پر بھی کشمیر میں کوئی وفد بھجوانے یا اخباری نمائندوں کے ذریعے رپورٹیں حاصل کرنے کا اور پھر ان بھیڑیوں اور چیتوں کے رویے کو رکوانے کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ مغربی پریس ٹھنڈے ٹھنڈے انداز سے کشمیر کے احوال کے اجزا اس طرح لکھتا ہے جس طرح کوئی لطیفے سنائے جا رہے ہوں یا بجھارتیں۔ کوئی جذبہ نہیں‘ کوئی احساس نہیں‘ کوئی خلش ضمیر نہیں‘ جمہوریت و تہذیب کے تقاضوں کا کوئی لحاظ نہیں۔ ریڈ کراس کی کوئی ٹیم قحط زدہ کشمیر میں غذا و دوا پہنچانے کے لیے کسی